حضرت عیسیٰؑ مصلوب نہیں ہوئے

جناب بشیر احمد ایم۔ اے سیکرٹری
اسلامک اسٹڈی سرکل
بفہ (ہزارہ)

انجیل برناباس کا ایک باب

عصرِ حاضر کے ڈاکٹر کورٹ برنا کی سائنسی ریسرچ و تحقیق اور عصرِ قدیم کی قدیم ترین شہادت حضرت عیسیٰ کے حواری برناباس کی تحریر دونوں حضرت عیسیٰ کے مصلوب ہونے کی تردید کر کے قرآن کے عقیدہ رفع مسیح کی صداقت پر گواہی دینے پر متفق ہیں، البتہ یہودی اور عصرِ حاضر کا متنبیٔ قادیان مرزا غلام احمد وفات عیسیٰ کے جھوٹے عقیدہ پر متفق ہیں اور قدیم و جدید دونوں متفقہ شہادتوں سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ (ادارہ)

الحق نے ایک گذشتہ اشاعت میں "حضرت عیسیٰؑ کو سولی نہیں چڑھایا گیا" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا تھا جس میں ڈاکٹر کورٹ برنا کی تحقیق درج تھی کہ نہ تو عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر لٹکایا گیا اور نہ ان کو قتل کیا گیا، دیکھئے پورے دو ہزار سال کے بعد حضرت عیسیٰؑ کے مقتول و مصلوب نہ ہونے کی تحقیق ہوئی اور قرآنِ کریم کی شہادت لفظ بلفظ صحیح ثابت ہوئی کہ " اور (نیز) ان کا یہ کہنا کہ ہم نے مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ کو جو خدا کے رسول (ہونے کا دعویٰ کرتے) تھے (سولی پر چڑھا کر) قتل کر ڈالا، حالانکہ (واقعہ یہ ہے کہ) نہ تو انہوں نے قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھا کر ہلاک کیا، بلکہ حقیقت حال ان پر مشتبہ ہو گئی۔ (یعنی صورت حال ایسی ہو گئی کہ انہوں نے سمجھا، ہم نے مسیحؑ کو مصلوب کر دیا، حالانکہ نہیں کر سکتے تھے) اور جن لوگوں نے اس بارے میں اختلاف کیا۔ (یعنی عیسائیوں نے جو کہتے ہیں، مسیحؑ مصلوب ہوئے لیکن اس کے بعد زندہ ہو گئے۔) تو بلاشبہ وہ بھی شک و شبہ میں پڑے ہوئے ہیں، ظن و گمان کے سوا کوئی علم ان کے پاس نہیں، اور یقیناً یہودیوں نے عیسیٰؑ کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اُسے اپنی طرف اٹھا لیا۔ اور اللہ سب پر غالب رہنے والا اور (اپنے تمام

کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے۔ (النساء : ۱۵۰-۱۵۸، ترجمہ مولانا ابوالکلام آزاد) یہ دوسری بات ہے کہ مصلوبیت کا اعتقاد موجودہ اور مروّجہ عیسائیت کی شرطِ اوّلین سمجھی جاتی ہے۔ اور اس کی نرالی اور انوکھی توجیہات پیش کی جاتی ہیں اور اس طرح اخفاء فریب کے تہ در تہ پردے عقلوں پر ڈال دیئے جاتے ہیں۔ برناباس کی انجیل کی شہادت بھی ملاحظہ فرمائیے، جناب برناباس حضرت عیسیٰؑ کے ایک ممتاز حواری تھے اور حضرت عیسیٰؑ کے ارشاد کے مطابق انہوں نے اپنی کتاب مرتب کی تھی، حضرت عیسیٰؑ نے اس دنیا سے رخصت ہو جانے سے پیشتر اپنی آخری ملاقات میں برناباس سے کہا تھا۔" دیکھو برناباس! اس دنیا میں میرے قیام کے دوران میں جو جو واقعات رونما ہوتے ہیں، انہیں مزدور کتاب (کی صورت) میں درج کرنا اور یہ سب تفصیلات اس انداز میں لکھنا کہ یہودا پر جو بیتی ہے۔ (وہ لوگوں کو معلوم ہو جائے) اور ایمان دار لوگ حقیقتِ حال سے آگاہ ہو جائیں اور ہر شخص کو سچائی کا یقین ہو جائے۔" چنانچہ برناباس نے یہودا کو حضرت عیسیٰؑ کے شبہ میں صلیب دئے جانے کی تفاصیل بھی درجِ کتاب کی ہیں، برناباس کی انجیل کا انگریزی ترجمہ حال ہی میں کراچی سے شائع ہوا ہے، اس کے اٹھائیس اہم ابواب کا اردو ترجمہ مع ضروری حواشی اور تعلیقات کے شعبۂ تصنیف وتالیف دارالعلوم اسلامیہ رجسٹرڈ، لبغہ (ضلع ہزارہ) شائع کرنے کی کوشش میں ہے۔ اور یہ کارِ خیر ہر طرح کے تعاون اور امداد کا مستحق ہے۔

یہاں مذکورہ انجیل کے ایک پورے باب " یہودا کی غداری اور اس کا انجام" کا ترجمہ پیش خدمت ہے، ملاحظہ کیجئے کہ اس شخص کی شہادت کیونکہ درخورِ اعتنا نہ سمجھی جائے جو حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ ساتھ رہا۔ اور سب واقعات بغور دیکھتا رہا، ڈاکٹر کورٹ برنا اور برناباس کی شہادتیں فراہم ہو جانے کے بعد قرآنی آیات کی صاف صاف تصدیق ہو جاتی ہے۔ اور حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے۔

بشیر محمود ایم۔اے
سیکرٹری اسلامک اسٹڈی سرکل
لبغہ (ہزارہ)

یہودا کی غدّاری اور اس کا انجام

حضرت یسوعؑ مکان سے نکل کر عبادت کی غرض سے باغ میں تشریف لے گئے۔ ان کی عبادت (نماز) کا طریقہ یہ تھا کہ وہ ایک سو مرتبہ گھٹنوں کے بل جھک جاتے (رکوع کرتے) اور سجدے میں گر جاتے تھے۔

اُدھر یہودا کو یہ جگہ معلوم تھی جہاں یسوعؑ اپنے شاگردوں کے ساتھ مقیم تھے، چنانچہ وہ قسیس اعلیٰ کے پاس پہنچا اور اس سے یوں گویا ہوا کہ اگر آپ مجھے موعودہ رقم دلا دیں تو میں آج رات ہی یسوعؑ کو آپ کے حوالے کر دوں گا۔ کہ آپ اس کی تلاش میں ہیں، آج وہ اپنے صرف گیارہ رفیقوں کے ساتھ ایک جگہ مقیم ہیں، قسیس اعلیٰ نے استفسار کیا: اچھا بولو، کتنی رقم چاہتے ہو۔؟ یہودا نے کہا: تیس طلائی سکّے۔

قسیس اعلیٰ نے اسی وقت رقم گن کر اس کے حوالے کر دی اور ایک فریسی گورنر کے پاس اور ایک فریسی (بادشاہ) ہیرودیس کے پاس روانہ کیا تاکہ سپاہی منگائے جائیں، انہوں نے لوگوں کے ڈر سے سپاہیوں کا ایک دستہ روانہ کر دیا، چنانچہ وہ اپنے ہتھیار سنبھالے، مشعلیں اور لالٹینیں اٹھائے یروشلم سے باہر نکل گئے۔

جب یہودا کے ساتھ آنے والے سپاہی اس جگہ کے قریب پہنچ گئے جہاں یسوعؑ مقیم تھے۔ تو بہت سے لوگوں کی آمد کی آواز سن کر اور خطرہ محسوس کر کے یسوعؑ مکان کے اندر تشریف لے گئے، (اُن کے) گیارہ (رفیق) محوِ خواب تھے۔

تب خداوند تعالیٰ نے اپنے بندے کو خطرے کی حالت میں دیکھ کر اپنے فرشتوں جبرئیلؑ اور میکائیلؑ، رفائیلؑ کو حکم دیا کہ وہ یسوعؑ کو اٹھا کر دنیا سے لے جائیں، چنانچہ وہ مقدس فرشتے آئے اور جنوب کی طرف کھلنے والے دریچے میں سے یسوعؑ کو باہر لے گئے اور انہیں اٹھا کر تیسرے آسمان میں پہنچا دیا، وہاں انہیں فرشتوں کی صحبت میں رکھا جو ہمیشہ سے ربّ العظیم کی تسبیح میں مشغول تھے۔

اُدھر یہودا سب سے پہلے (آگے بڑھ کر) جلدی سے اس کمرے میں داخل ہوا جہاں سے یسوعؑ کو اٹھا لیا گیا تھا، شاگرد ابھی پڑے سو رہے تھے، خدائے کارساز نے اپنی قدرت سے یہودا کی آواز اور صورت تبدیل کر کے جیسے یسوعؑ کی ہو، (چنانچہ جب ہم نے اُسے دیکھا تو) ہم بھی اُسے یسوعؑ ہی سمجھے ــــ اس نے ہمیں جگایا اور پوچھا کہ آقا کدھر ہیں۔؟ اس پر ہم حیرت زدہ ہو کر بولے: عالی جاہ!

آپ ہی ہمارے آقا ہیں، کیا ہمیں بھول گئے ہیں۔؟

اس نے مسکراتے ہوئے کہا: نادان کہیں کے! مجھے جانتے نہیں کہ میں یہودا اسکریوتی ہوں۔ وہ ابھی یہ الفاظ کہہ ہی رہا تھا کہ سپاہی اندر داخل ہو گئے اور اُسے اپنی گرفت میں لے لیا۔ کیونکہ وہ پوری طرح یسوعؑ کے مشابہ لگ رہا تھا۔

یہودا کی گفتگو سن کر اور سپاہیوں کا دستہ دیکھ کر ہم بدحواس ہو گئے اور وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ اس وقت یوحنا نے اپنے گرد ایک کپڑا لپیٹ رکھا تھا۔ جب وہ جاگا اور بھاگنے لگا تو ایک سپاہی نے اُسے کپڑے سے پکڑ لیا، اُس نے کپڑا چھوڑ دیا اور برہنہ ہی بھاگ نکلا۔ خدائے تعالیٰ نے یسوعؑ کی دعا قبول کر لی تھی۔ اور گیارہ کے گیارہ لوگوں کو ذلت سے محفوظ رکھا۔

سپاہیوں نے یہودا کو پکڑا اور اس کی ہنسی اڑاتے ہوئے اُسے گرفتار کر لیا، کیونکہ اس نے اپنے یسوعؑ ہونے کا انکار کیا تھا، حالانکہ اپنے اس انکار میں وہ سچا تھا۔

سپاہیوں نے ازراہ تضحیک اُس سے کہا کہ جناب والا! فکرمند نہ ہوں، ہم تو آپ کو اسرائیل کا بادشاہ بنانے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ اور آپ کو گرفتار صرف اس لئے کیا ہے کہ آپ تو بادشاہت ہی سے صاف انکار فرما رہے ہیں۔

یہودا نے جواب میں کہا: (تم لوگ) حواس باختہ ہو گئے ہو کیا۔؟ تم تو ہتھیاروں اور لالٹینوں سے لیس ہو کر یسوع ناصری کی گرفتاری کے لئے آئے تھے۔ جیسے کہ وہ کوئی رہزن ہو اور اب (یہاں پہنچ کر) مجھے ہی پکڑ بیٹھے ہو۔ اور بادشاہ بنا رہے ہو۔ حالانکہ (یہاں پہنچنے میں) میں نے ہی تمہاری رہنمائی کی ہے۔ (یہ باتیں سن کر) سپاہی آپے سے باہر ہو گئے اور مکوں اور ٹھوکروں سے یہودا کی تحقیر شروع کر دی اور غصے ہی کی حالت میں اُسے لے کر یروشلم واپس ہوئے۔

یوحنا اور پطرس نے دور فاصلے پر رہ کر سپاہیوں کا تعاقب کیا۔ اور راقم الحروف (برنابا س) سے اس بات کا اقرار کیا کہ قیس اعلیٰ نے یہودا کی جس قدر تحقیقات کی ہے۔ انہوں نے خود اس کا مشاہدہ کیا ہے۔ اور اس کا بھی جو فریسیوں کی کونسل نے کی جو یسوعؑ کو موت کا پیغام سنانے کے لئے جمع ہوئی تھی۔

وہاں یہودا نے بہت سی باتیں ایسی کیں جن کے سبب اس پر دیوانگی کا گمان گذرتا تھا، بلکہ (انہیں سن کر) ہر کوئی قہقہہ زن ہو جاتا۔ کیونکہ ہر کسی کو یہی خیال ہوتا تھا۔ کہ وہ حقیقت میں یسوعؑ ہے۔ اور موت کے خوف سے دیوانگی کا حیلہ تراش رہا ہے۔ انہی فقیہوں نے اسکی آنکھوں پر پٹی باندھ دی۔

اور بطور تمسخر کہا: یسوع، ناصریوں کے پیغمبر! (جو لوگ یسوعؑ پر ایمان لے آتے تھے۔ انہیں یہی کہا جاتا تھا) ہمیں بتاؤ کہ اب تمہیں کس نے مارا؟ اور انہوں نے اُسے گھونسے رسید کیے اور اس کے چہرے پر تھوکا:

صبح ہونے پر فقیہوں اور سربرآوردہ لوگوں کی عظیم کونسل منعقد ہوئی، قسیسِ اعلیٰ اور فریسیوں نے یہوداکو یسوعؑ سمجھتے ہوئے اس کے خلاف جھوٹی گواہی طلب کی لیکن انہیں ایسی گواہی فراہم نہ ہو سکی،

اور میں یہ کیوں کہتا ہوں کہ بڑے بڑے پادریوں نے یہوداکو یسوعؑ سمجھا! بلکہ تمام شاگردوں اور خود راقم الحروف کو یہی یقین تھا۔ (کہ وہ یسوعؑ ہیں) اور تو اور یسوعؑ کی والدہ بتولؑ اور یسوعؑ کے رشتہ داروں اور دوستوں کو بھی اس حد تک یقین ہو گیا تھا کہ ہر کوئی (اس صورتِ حال سے) ناقابلِ بیان حد تک ملول تھا۔ (معاملہ اس قدر سنگین تھا کہ) بخدا راقم الحروف کے ذہن سے وہ ساری باتیں نکل گئیں جو یسوعؑ نے بتائی تھیں کہ وہ کس طرح دنیا سے اٹھا لئے جائیں گے اور انہیں ایک دوسرے شخص کے روپ میں (کسی دوسرے کو یسوعؑ سمجھ کر) اذیت دی جائے گی اور یہ کہ وہ قیامت کے قریب تک وفات نہیں پائیں گے، اسی لئے یسوعؑ کی والدہ اور یوحنا کے ساتھ راقم الحروف بھی صلیب کے پاس گیا،

قسیسِ اعلیٰ نے یہوداکو بندھے بندھائے ہی پیش کئے جانے کا حکم دیا۔ پھر اُس کے عقائد اور معتقدین کے بارے میں سوال کیا، یہودا نے کوئی موزوں جواب نہ دیا، یوں لگتا تھا جیسے وہ آپے سے باہر ہو چکا ہے۔ قسیسِ اعلیٰ نے اُسے اسرائیل کے خدائے زندہ کی قسم دے کر حقیقتِ حال بیان کرنے کو کہا، یہودا نے جواب دیا: میں نے آپ کو بتایا ہے کہ میں یہودا اسکریوتی ہوں، جس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ یسوع ناصری کو آپ کے حوالے کر دے گا۔ اب آپ اپنی حکمتِ عملی کے ساتھ ہر ممکن طریقے سے مجھے یسوع ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

قسیسِ اعلیٰ نے کہا: اے بدکار گمراہ انسان! تم نے سارے اسرائیل کو ــــ گلیل سے لیکر یہاں یروشلم تک ــــ اپنے عقیدے اور جھوٹے معجزوں سے فریب میں مبتلا کر رکھا ہے، تم کیا سمجھتے ہو کہ اب اس طرح دیوانگی کا ڈھونگ رچا کر اُس سزا سے بچ جاؤ گے جس کے مستوجب ٹھہرتے ہو۔ بخدا! اب تم اس سے نہیں بچ سکتے۔

یہ کہہ کر اس نے اپنے ملازموں کو حکم دیا کہ وہ گھونسوں اور ٹھوکروں سے اس کی خبر لیں کہ اس کے ہوش ٹھکانے آ جائیں، چنانچہ قسیسِ اعلیٰ کے ملازموں کے ہاتھوں وہ جس طرح نشانۂ تضحیک بنا (وہ ایک ایسا دردناک قصہ ہے کہ) اس پر بآسانی یقین نہیں آ سکتا،

انہوں نے بڑے جوش و خروش سے نت نئے طریقے اختیار کر کے کونسل کی تفریح کا سامان

ہم پہنچایا، پھر انہوں نے اُسے ایک مداری کا لباس پہنایا اور اپنے ہاتھوں اور پیروں سے اسکی ایسی مرمت کی کہ اگر اہل کنعان بھی وہ منظر دیکھتے تو ضرور اس پر ترس کھاتے، لیکن قسیس، فریسی اور سر برآوردہ لوگ یسوعؑ کے خلاف اس قدر مشتعل ہو چکے تھے، کہ یہودا کو یسوعؑ سمجھتے ہوئے اس کی یہ درگت بنتے دیکھی تو ان کے دل باغ باغ ہو گئے۔

بعدازاں وہ اُسے باندھے ہوئے ہی گورنر کے پاس لے گئے، گورنر دل ہی دل میں یسوعؑ کی تعظیم کرتا تھا۔ اب اس نے بھی یہودا کو یسوعؑ سمجھا۔ اُسے اپنے کمرے میں بلایا اور اس سے گفتگو کرنے لگا۔ اس نے (یہودا سے) دریافت کیا کہ آخر قسیس اور دوسرے لوگ کس سبب سے اُسے اس کے (گورنر کے) حوالے کر رہے ہیں۔؟ یہودا نے جواب دیا کہ اگر میں سچی بات کہوں گا تو آپ میرا یقین نہیں کریں گے کیونکہ شاید آپ کو بھی ویسے ہی دھوکہ ہوا ہے جیسے قسیس اور فریسیوں کو ہوا ہے، گورنر نے (یہ خیال کرتے ہوئے کہ وہ قانون کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہے۔) کہا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں یہودی نہیں ہوں؟ لیکن قسیس اور تمہاری قوم کے سربرآوردہ لوگوں نے تمہیں میرے سپرد کیا ہے۔ اس لئے اب سچی سچی بات کہہ دو تاکہ میں وہی کروں جس سے انصاف کا تقاضہ پورا ہو سکے، میرے پاس تمہیں آزاد کر دینے یا موت کی سزا سنانے کے اختیارات موجود ہیں۔

یہودا نے جواب دیا: جناب والا! آپ یقین مانیں کہ اگر آپ نے میری موت کا حکم صادر فرما دیا۔ تو یہ درحقیقت ظلم عظیم کے مترادف ہوگا۔ کیونکہ (اس صورت میں) آپ ایک بے گناہ کا خون بہائیں گے، میں تو یہودا اسکریوتی ہوں، نہ کہ جادوگر یسوعؑ جس نے اپنے اپنے (جادو کے) عمل سے میری ہیئت تبدیل کر دی ہے۔

یہ سن کر گورنر ورطۂ حیرت میں پڑ گیا، حتیٰ کہ وہ اُسے آزاد کر دینے پر رضامند ہو گیا، اس لئے وہ باہر آیا اور مسکراتے ہوئے بولا کہ یہ (یہودا) کم ازکم ایک اعتبار سے تو سزائے موت کا مستوجب نہیں ٹھہرتا بلکہ رحم کا مستحق ہے، کیونکہ یہ کہتا ہے کہ میں یسوعؑ نہیں ہوں، بلکہ یہودا ہوں جس نے یسوعؑ کی گرفتاری میں سپاہیوں کی رہنمائی کی تھی، اس کا کہنا ہے کہ گلیل کے یسوعؑ نے اپنے جادو کے عمل سے اُسے اس شکل میں متغیر کر دیا ہے۔ اگر یہ بیان ٹھیک ہے تو یوں ایک بے قصور کی جان لینا ظلم عظیم ہوگا، اور اگر یہ یسوعؑ ہی ہے، اور اُسے اس حقیقت سے انکار ہے تو یقیناً وہ اپنے ہوش وحواس میں نہیں، پھر اس طرح بھی ایک دیوانے کا قتل بے دینی کی بات ٹھہرتی ہے۔

اُس وقت بڑے پادریوں اور سربرآوردہ لوگوں نے فقیہوں اور فریسیوں کے ساتھ چلاّ چلاّ

کر کہنا شروع کیا کہ یہی یسوعؑ ناصری ہے، ہم اسے (خوب) جانتے ہیں، اگر یہ مجرم نہ ہوتا تو ہم اسے آپ کے حوالے کیوں کرتے، وہ دیوانہ نہیں کینہ توز ہے، وہ اس حربے سے (ہمیں چکمہ دے کر) ہمارے ہاتھوں سے نکل جانا چاہتا ہے۔ اگر وہ بھاگ نکلا تو پھر بغاوت کا ایسا ہنگامہ کھڑا کرے گا جو پہلے سے بھی سنگین ثابت ہوگا،

پیلاطس (کہ اس گورنر کا نام تھا) نے اس نوعیت کے معاملے سے اپنی جان چھڑانے کیلئے کہہ دیا کہ وہ گلیل کا باشندہ ہے۔ اور گلیل کا بادشاہ ہیرودیس ہے، اس لئے اس قسم کے معاملے کے تصفیے کا مجھ سے کچھ سروکار نہیں۔ بلکہ چاہئے تو یہ کہ آپ لوگ اسے ہیرودیس کی خدمت میں لے جائیں۔

چنانچہ وہ لوگ یہودا کو ہیرودیس کے پاس لے گئے، ہیرودیس ایک مدت سے اس بات کا خواہشمند تھا کہ یسوعؑ اس کی خدمت میں حاضر ہوں، لیکن یسوعؑ کبھی بھی اُس کے ہاں جانے پر راضی نہ ہوتے کیونکہ ہیرودیس ایک صابی تھا اور من گھڑت اور جھوٹے دیوتاؤں کا پرستار تھا۔ اس کا طریق زندگی بھی ناپاک صابیوں ہی کی مانند تھا۔ جب یہودا کو وہاں لے جایا گیا تو ہیرودیس نے اس سے بہت سی باتیں پوچھیں لیکن یہودا نے کوئی مفید مطلب جواب نہ دیا۔ اور اپنے یسوعؑ ہونے کا انکار کیا، اس پر ہیرودیس نے اپنے سارے درباریوں کے ساتھ اس کا مذاق اڑایا اور اُسے مسخروں کا سفید لباس پہنانے کا حکم دیا، پھر اس نے یہودا کو واپس پیلاطس کے پاس بھیج دیا۔ اور اُسے کہلوا دیا کہ اسرائیلیوں کے ساتھ انصاف برتنے میں کوتاہی نہ برتنا، ہیرودیس نے یہ اس لئے لکھا تھا کہ بڑے پادریوں، فقیہوں اور فریسیوں نے اُسے ایک خطیر رقم دے رکھی تھی، ہیرودیس کے ایک خدمت گار کی زبانی یہ بات گورنر نے بھی سن لی تھی، لہذا اس خیال سے کہ وہ بھی کچھ رقم ہتھیا سکے، اُس نے یہ ظاہر کیا کہ وہ یہودا کو چھوڑ دینے کے حق میں ہے۔ چنانچہ اس طرح وہ اپنے غلاموں کے ہاتھوں اُسے کوڑے لگوانے کا باعث بنا جنہیں فقیہوں نے اس لئے پیسے دیئے تھے کہ وہ کوڑے مار مار کر اُس کی جان نکال دیں، لیکن خداوند تعالیٰ نے اس معاملے کا فیصلہ پہلے ہی فرما دیا تھا۔ اور یہودا کو صلیب کے لئے محفوظ رکھا تھا تاکہ وہ اس ہولناک موت کا شکار ہو جس کے لئے اس نے دوسرے کو فروخت کر دیا تھا۔ خداوند تعالیٰ نے یہودا کو کوڑوں کی مار سے موت نہیں دی، حالانکہ سپاہیوں نے اس شدت سے اس پر کوڑے برسائے تھے کہ اس کا جسم لہولہان ہو گیا تھا۔

پھر انہوں نے تضحیک کے لئے اُسے ارغوانی رنگ کا ایک پرانا لبادہ اوڑھا دیا۔ اور کہا کہ ہمارے نئے بادشاہ کو لباس پہنانا اور اس کے سر پر تاج رکھنا اس کی شان کے شایاں ہے۔

انہوں نے کانٹے جمع کر کے ایک تاج تیار کیا، ویسا ہی جیسے سونے اور قیمتی جواہرات کا تاج بادشاہ اپنے سروں پر رکھتے ہیں، کانٹوں کا یہ تاج انہوں نے یہودا کے سر پر رکھا، ایک سرکنڈا عصائے شاہی کے طور پر اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔ اور اُسے ایک اونچی جگہ پر بٹھا دیا، پھر سپاہی اس کے سامنے آتے اور استہزاء سے کورنش بجالاتے، اُسے یہودیوں کے بادشاہ کی حیثیت سے سلام کیا اور انعام وصول کرنے کے لئے اپنے ہاتھ پھیلا دیئے جیسے کہ سنتے بادشاہ دستور کے مطابق انعامات تقسیم کرتے ہیں، لیکن جب سپاہیوں نے کوئی انعام نہ پایا تو یہودا کو سرزنش کی اور بولے : واہ نادان بادشاہ! آپ کیسے تاج پہن بیٹھے ہیں جبکہ آپ سپاہیوں اور اپنے خدمت گذاروں کو کچھ عنایت نہیں کرتے !

بڑے پادریوں، فقیہوں اور فریسیوں نے جب دیکھا کہ یہودا کوڑوں کی مار سے بھی جاں بحق نہیں ہُوا، پھر انہیں یہ خدشہ بھی لاحق تھا کہ پیلاطس کہیں واقعی اُسے آزاد نہ کر دے، اس لئے انہوں نے گورنر کو ایک خاص رقم کا نذرانہ پیش کیا، اس نے نذرانہ وصول کر کے یہودا کو فقیہوں اور فریسیوں کے حوالے کر دیا کہ یہ سزائے موت کا مجرم ہے، پھر انہوں نے دو ڈاکوؤں کو بھی اس کے ساتھ صلیب دیئے جانے کا مجرم قرار دے دیا۔

وہ اُسے لے کر صلیب گاہ کی پہاڑی پر پہنچ گئے۔ جہاں وہ مجرموں کو پھانسی دیا کرتے تھے۔ وہاں انہوں نے اس کی مزید تذلیل کے لئے اُسے برہنہ کر کے صلیب پر چڑھا دیا، یہودا نے اور کچھ بھی نہ کیا سوائے چلاّ کر یہ فریاد کرنے کے کہ خدایا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ (ایلی ایلی! لما شبقتنی) جبکہ مجرم بھاگ گیا ہے۔ اور میں بلاقصور مارا جا رہا ہوں۔

میں حقیقت بیان کرتا ہوں کہ یہودا کی آواز، صورت اور شخصیت یسوعؑ سے اس قدر ملتی تھی کہ ان کے شاگردوں اور معتقدین کو بھی پکا یقین ہو گیا کہ یہ یسوعؑ ہی ہے۔ اس پر (اس صورتِ حال کو دیکھ کر) بعض لوگ یسوعؑ کی تعلیمات سے منحرف ہو گئے، انہوں نے سمجھا کہ یسوعؑ ایک جھوٹے نبی تھے جنہوں نے محض اپنی جادوگری کے عمل سے کچھ معجزات دکھائے تھے، حالانکہ یسوعؑ نے تو بتایا تھا کہ وہ قربِ قیامت تک وفات نہیں پائیں گے۔ اور یہ کہ وہ اس دنیا سے اٹھائے جائیں گے، لیکن جو لوگ یسوعؑ کے عقائد پر استقامت سے جمے رہے وہ غم و اندوہ کی گہرائیوں میں ڈوب گئے تھے، یسوعؑ کے مشابہ انسان کو مرتے دیکھ کر اُن کے ذہن سے وہ ساری باتیں محو ہو چکی تھیں جو یسوعؑ نے ان سے کہی تھیں، اس لئے وہ یسوعؑ کی والدہ

کے ہمراہ صلیب گاہ کی پہاڑی پر پہنچے، یسوعؑ کی موت کے وقت وہ نہ صرف وہاں موجود تھے اور زار و قطار رو رہے تھے بلکہ انہوں نے گورنر سے نیکدیمس اور یوسف ارمتیاہ کی وساطت سے یسوعؑ کی نعش بھی حاصل کر لی۔ تاکہ اُسے دفنا سکیں، چنانچہ انہوں نے اُسے صلیب سے نیچے اتارا، اُس وقت وہ ایسے چیخ و پکار کر رہے تھے کہ اس کا بیان ہی ناقابلِ یقین تصور کیا جائے گا۔

پھر انہوں نے اس پر طرح طرح کے قیمتی روغن چھڑکے اور اُسے یوسف کی نئی قبر میں دفن کر دیا۔

اس کے بعد ہر کوئی اپنے اپنے گھر کو واپس ہُوا، راقم الحروف، یوحنا اور اس کے بھائی یعقوب اور یسوعؑ کی والدہ کے ساتھ ناصرہ کو روانہ ہُوا۔

بعض بے دین قسم کے شاگردوں نے رات کے وقت جا کر یسوعؑ کی نعش چُرا کر چھپا دی۔ اور یسوعؑ کے بارے میں مشہور کر دیا کہ وہ دوبارہ اٹھائے گئے ہیں۔ اس پر بڑا ہنگامہ بپا ہُوا، اس وقت ارتداد کے خوف سے قسیسِ اعلیٰ نے حکم نافذ کر دیا کہ کوئی شخص یسوعؑ ناصری کا ذکر زبان پر نہ لائے، اس پر بڑی تعذیب شروع ہوگئی، بہت سے لوگ سنگسار کئے گئے، بہت سوں کو پیٹا گیا اور بہت سے جلا وطن کر دئے گئے۔ کیونکہ وہ ایسے معاملے میں اپنی زبان بند نہ رکھ سکے۔

■■

دیانتداری اور خدمت ہمارا شعار ہے

ہم اپنے ہزاروں کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کرتے ہیں

—— جنہوں نے ——

پستول مارکہ آٹا

استعمال کر کے —— ہماری —— حوصلہ افزائی

—— کی ——

نوشہرہ فلور ملز جی ٹی روڈ نوشہرہ

فون نمبر ۱۲۶